

برصغیر میں عوارف المعارف کے رواج پر چند شواہد (آٹھویں صدی ہجری تک)

ڈاکٹر عارف نوشاہی ☆

شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سروردی (م ۳۲۲ھ) اس کے بعد ”شیخ الشیوخ“ کی عرفان پر معروف زمانہ عربی کتاب عوارف المعارف (اس کے بعد ”عوارف“ برصغیر پاکستان و ہند میں کیسے پہنچی؟ یہاں کیونکر رواج پایا؟ کن اکابر مشائخ ہند اور صوفیہ کی خانقاہوں میں پڑھی اور پڑھائی جاتی رہی؟ یہ کئی پہلوؤں سے ایک دلچسپ مطالعہ ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ عوارف کی تصنیف کے بعد تقریباً دو صدیوں تک برصغیر میں اس کے رواج کے بارے میں چند شواہد پیش کریں۔ اگرچہ عوارف آٹھویں صدی ہجری کے بعد بھی یہاں مقبول رہی ہے اور اس پر حاشیے، شرحیں اور ترجمے لکھے گئے مگر یہ سب معلومات فراہم کرنا ہمارے مضمون کی متعین زمانی حدود سے باہر ہے۔

شیخ الشیوخ کے افکار کی برصغیر تک رسائی میں ان کے خلفاء کی مساعی کو دخل حاصل ہے، جن کے بارے میں شیخ الشیوخ سے منسوب یہ قول قابل توجہ ہے۔ خلفائی فی الہد کثیرۃ“ (۱) یعنی ہند میں میرے خلفاء کثرت سے ہیں۔ برصغیر میں شیخ الشیوخ کے بلاواسطہ مریدوں میں شیخ ترک بیلانی (دہلی)، شیخ ضیاء الدین رومی (دہلی)، قاضی حمید الدین ناگوری (دہلی)، شیخ جلال الدین تمبیزی (مگال)، بیامہ الدین زکریا (ملتان)، مولانا محمد الدین محمد اور سید نور الدین مبارک غزنوی کا نام لیا جاتا ہے۔ (۲) اس فہرست کے مطابق شیخ الشیوخ کے مریدوں کی زیادہ تعداد دہلی میں جمع دکھائی دیتی ہے۔ لیکن حضرت شاہ ولی اللہ محدث

دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے سلسلہ سہروردیہ کا رواج کشمیر اور سندھ میں بتایا ہے۔^(۳) ظاہر ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سلسلوں کے اثرات اور نفوذ کی حدود بدلتی رہتی ہیں۔

بہاؤ الدین زکریا ملتانی

قدیم سندھ اور موجودہ پنجاب (پاکستان) میں سلسلہ سہروردیہ کے ممتاز ترین شیخ بہاء الدین زکریا ملتان (۵۶۶-۶۶۶ھ) نے خراسان، طبرستان، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کر کے سینکڑوں مشائخ اور علماء سے کسب فیض کیا تھا۔ اسی دوران وہ شیخ الشیوخ کی خدمت میں بھی پہنچے اور سترہ روز تک ان کے پاس رہ کر خرقہ اور سجادہ حاصل کیا اور واپس ہندوستان آئے۔ تمام حققہ مذکورہ نگاروں نے اس ملاقات کا حال بالافتقار لکھا ہے۔^(۴) شیخ بہاء الدین نے ہندوستان پہنچ کر ایک دفعہ پھر شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور اس غرض سے سفر شروع بھی کر دیا، مگر ان کے برادر طریقت شیخ جلال الدین تمیزی نے آگے جانے سے منع کر دیا اور انہیں واپس بھیج دیا اور کہا کہ شیخ الشیوخ کا یہی حکم ہے کہ واپس چلے جاؤ۔^(۵) اس روایت سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ شیخ الشیوخ اور بہاء الدین کے درمیان صرف ایک ہی بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔ یہ ملاقات مذکورہ نویسیوں کے ہول بغداد میں ہوئی۔^(۶)

ہم یہاں شیخ الشیوخ کا شیخ بہاء الدین کے نام ایک اجازت نامے کا متن پہلی دفعہ شائع کر رہے ہیں۔ شیخ الشیوخ نے یہ اجازت نامہ ۲۱ ذی الحجہ ۶۲۷ھ میں حرم شریف مکہ مکرمہ میں لکھا۔ شیخ الشیوخ کی عادت تھی کہ وہ ہر سال بغداد سے حج کی غرض سے مکہ مکرمہ جاتے تھے۔ انہوں نے آخری حج ۶۲۸ھ میں کیا۔^(۷) بہاء الدین کا کہ مکہ مکرمہ جانا اور وہاں معتم رہ کر علم حاصل کرنا اور حج ادا کرنا تو تذکروں سے ثابت ہے،^(۸) لیکن نہ تو کسی تذکرے سے اور نہ ہی اس اجازت نامے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہاء الدین ۶۲۷ھ میں مکہ میں تھے۔ بلکہ اس اجازت نامے کے مضمون سے ظاہر ہے کہ شیخ الشیوخ کو مکہ مکرمہ میں شیخ بہاء الدین کی ہندوستان میں فیض رسانی کی خبر ملی تو وہ خوشوقت ہوئے۔ انہیں (چند

سال پہلے بغداد میں) شیخ بہاء الدین سے ملاقات بھی یاد تھی جس میں انہوں نے بہاء الدین کو بہت قابل پایا۔ شیخ الشیوخ نے بہاء الدین کی ان تمام خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تمام مسموعات، مجازات، مجموعات اور عوارف روایت کرنے کی اجازت انہیں مرحمت فرمائی۔ یہ قیاس کیا جانا چاہیے کہ برصغیر میں عوارف کے ورود اور اشاعت کی دلالت پر یہ اولین دستاویز ہے۔ اجازت نامے کا عربی متن^(۹) اور اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:-

هذه صورة اجازة الشيخ الامام شهاب العلة والدين
السهروردي للشيخ بهاء الدين زكريا^(۱) قدس سرهما

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد وآله
الطيبين الطاهرين۔ لقد استبشرت بما منح الله للشيخ الاجل
العالم العارف بهاء الحق والدين زين الاسلام جمال الفرق
زكريا بن محمد زاده الله تعالى من فضله وبلغنى ما انتشر فى
الناس فى نواحى وطنه من بركة صحبته والله تعالى منحه الحظ
الكبير بالصحبته اليسير لما كان عنده من حسن الاستعداد
فنفعه الله تعالى بالصحبته و نفع به وقد سألت الله تعالى له
مزيد الاجتهاد والحظ بهذا العلم النافع المعين على سلوك
طريقة الاستقامة فاذنت له ان يلبس الخرقة ويتوب بمن اراد و
اجرت له ان يروى عنى جميع مسموعاتى و مجازاتى و رواية
مجموعاتى و من ذلك الكتاب المترجم بعوارف المعارف و
ناولته ليروى عنى الشيخ بهاء الدين هذا الكتاب بعد ان يطالعه و
نسال الله حسن الفهم والوقوف والله الموفق المعين للصواب
وصلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين۔

و ذلك فى يوم الحادى والعشرين من شهر ذى الحجة
سنة سبع و عشرين و ستمائة بمكة حرسها الله تعالى فى
الحرم الشريف زاده الله تعالى شرفا و عزائم باذنى كتب و كتبه
عمر بن محمد بن عبد الله السهروردى۔

اردو ترجمہ

شیخ امام شہاب المللت والدین سروردی کا شیخ بہاء الدین زکریا قدس
سرہما کے لئے اجازت نامہ۔

تقریف جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے اور درود اس کے رسول محمدؐ اور ان کے
پاک و طاہر خاندان پر، شیخ اجل، عالم عارف، بہاء الحق والدین، اسلام کی زینت اور فرقوں
کے جمال۔ زکریا بن محمد۔ اللہ اس پر اپنا مزید فضل کرے، سے متعلق یہ خوش خبری مجھ تک
پہنچی جو اس کے وطن کے لوگوں میں اس کی ہم نشینی کی برکت کی وجہ سے عام ہوئی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے اسے قلیل صحبت ہی میں فیض کثیر ارزانی فرمایا ہے۔ اس لئے کہ اس میں حسن
استعداد موجود ہے۔ اللہ اسے (اہل سلوک کی) ہم نشینی سے فیض یاب کرے اور وہ اس ہم
نشینی سے بہرہ ور ہو۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے مزید کوشش اور سود مند علم کی برکت سے جو
راہ راست پر چلنے میں مددگار ہوتا ہے، مزید بہرہ یاب ہونے کی دعا کی ہے۔ اور اسے اجازت
دی ہے کہ خرقہ پہنے اور جسے چاہے توبہ کرائے۔

میں نے اسے یہ اجازت بھی دی کہ جو کچھ میں نے سنا ہے (مسموعات) اور جس کی
مجھے اجازت ہے (مجازات) وہ مجھ سے روایت کر سکتا ہے۔

میں نے اسے اجازت دی کہ وہ میرے تمام مجموعوں (تحریروں) اور میری کتاب
جس کا نام عوارف المعارف ہے، روایت کرے۔ میں نے اسے یہ کتاب دی تاکہ شیخ بہاء
الدین اس کے مطالعہ کے بعد اس کی روایت کرے۔

میں خدا سے (اس کے لئے) اچھی سمجھ بوجھ کے لئے دست بدعا ہوں۔ وہی سیدھے راستے پر توفیق عطا کرنے والا اور مدد کرنے والا ہے۔ خدا کا درود اس کی بھترین تخلیق محمدؐ اور ان کی تمام آل پر ہو۔

یہ اجازت (نامہ) اکیس ماہ ذی الحجہ سال ۶۲۷ کو مکہ میں۔ خدا اس کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ حرم شریف میں۔ خدا اس کی عزت اور شرف بڑھائے۔ جاری کیا گیا۔ اس کے بعد میری اجازت سے لکھا گیا اور (میں) عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی نے لکھا۔

شیخ بہاء الدین کے احفاد اور مریدوں نے بھی عوارف کی نشر و اشاعت میں حصہ لیا۔ مثلاً بہاء الدین کے ایک بلا واسطہ مرید داؤد خطیب اچہ (موجودہ تلفظ اچ) نے ۶۳۹ھ میں عوارف کو فارسی میں منتقل کیا۔ یہ عوارف کے قدیم ترین فارسی ترجموں میں سے ایک ہے۔ (۱۰) شیخ بہاء الدین کے بیٹے شیخ صدر الدین ملتانی (م ۷۳۵ھ) عوارف کا درس دیتے تھے۔ (۱۱) شیخ بہاء الدین کے پوتے رکن الدین ابو الفتح بھی عوارف پڑھاتے تھے۔ شیخ وجیہ

الدین سنائی (م ۷۳۸ھ) نے انہی کی خدمت میں عوارف پڑھی تھی۔ (۱۲)

فرید الدین مسعود گنج شکر

شیخ گنج شکر (۵۶۹-۶۶۳ھ) عوارف کا درس دیتے تھے۔ حضرت نظام الدین لولیاہ نے عوارف کے پانچ ابواب انہی سے پڑھے تھے۔ گنج شکر کا پڑھانے کا انداز بہت دلنشین تھا اور کوئی دوسرا ان جیسا عوارف نہیں پڑھا سکتا تھا۔ بارہا ایسا ہوا کہ سننے والا انکے ذوق بیان میں ایسا محو ہوا کہ یہ تمنا کرتے پایا گیا کہ کاش اسی لمحے موت آجائے تو بہتر ہے۔ ایک دن یہ کتاب شیخ کی خدمت میں لائی گئی تو اتفاق سے اسی دن ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ شیخ الشیوخ کے لقب کی مناسبت سے اس کا لقب ”شہاب الدین“ رکھا گیا۔ (۱۳)

شیخ گنج شکر کے پاس عوارف کا ایک معاصر نسخہ تھا جو انہوں نے جمال الدین ہانسوی کو اعطائے خلافت کے ساتھ مرحمت فرمایا تھا۔ ہانسوی اسے شیخ کی بہت بڑی نعمت سمجھتے تھے۔ بعد میں انہوں (ہانسوی) نے یہ نسخہ سلطان الشاہ نظام الدین لولیاہ کو ایثار کر دیا

اور ساتھ یہ کہا کہ مجھے امید ہے میرے اخلاف میں سے کوئی آپ کے دامنِ ارادت سے وابستہ ہوگا تو یہ تمام دینی اور دنیوی نعمتیں جو آپ کو حاصل ہیں اسے دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ چنانچہ شیخ ہانسوی کے پوتے قطب الدین منور جب سلطان الشارح کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیگر نعمتوں کے ساتھ عوارف کا نسخہ بھی انہیں عطا کر دیا۔ میر خرد کرمانی (م ۷۱۱ھ / ۲-۱۳۱۱ھ) کی زندگی میں یہ نسخہ قطب الدین منور کے بیٹے نور الدین کی تحویل میں تھا اور وہ اسے پورے احترام کے ساتھ سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔ (۱۳)

رکن الدین بن عماد الدین دبیر کاشانی

کاشانی (زندہ ۷۳۸ھ) تصوف پر جب اپنی معروف کتاب شامل الاقتیا لکھ رہے تھے تو انہوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور ملفوظات کی جن متعدد کتابوں سے استفادہ کیا، ان میں عوارف اور اس کا ترجمہ بھی شامل تھا۔ (۱۵)

مخدوم جہانیاں جہانگشت

جلال الدین قادری ملقب بہ مخدوم جہانیاں (۷۰۷-۷۸۵ھ) آج کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے آج کے دو اساتذہ شیخ جمال محدث خندان رو اور شیخ بیاء الدین قاضی آج سے تعلیم حاصل کی تھی۔ شیخ جمال خندان رو آج کے بڑے علماء اور مشائخ میں سے تھے اور ان کے درس میں عوارف کا دورہ رہتا تھا۔ (۱۶) مخدوم جہانیاں جب سیاحت کے دوران عراق پہنچے تو وہاں شیخ الشیوخ کے ایک عمر رسیدہ خلیفہ سے کھل عوارف پڑھی اور عوارف کا نسخہ مصنف اپنے ساتھ ہندوستان لائے۔ مخدوم کے ملفوظات خلاصۃ الالفاظ جامع العلوم مرتبہ سید عطاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القریشی الحسینی الدہلوی (تاریخ ترتیب ۷۸۲ھ) میں مخدوم صاحب کی زبان سے متعدد ایسے ملفوظات نقل ہوئے ہیں جن سے خود مخدوم کے عوارف سے گہرے تعلق کا پتہ تو چلتا ہی ہے، یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خاندان اور علاقے (آج) میں بھی اس کتاب کا کس قدر رواج تھا۔ بلکہ محمد ایوب قادری کی رائے میں مخدوم نے خلاصۃ الالفاظ میں عوارف کی جا جا تشریحات کی ہیں۔ اگر ان سب مقامات کو

کیجا کر لیا جائے تو خود خود عوارف کی ایک مختصر شرح تیار ہو سکتی ہے۔ (۱۷) ہم خلاصۃ الالفاظ سے بعض ایسے واقعات پیش کر رہے ہیں جو ہمارے مقالے کے موضوع کی تائید کرتے ہیں:

مخدوم جمانیاں کہتے ہیں کہ میں مدینہ سے چلا تو شیخ مدینہ عبداللہ مطری اور شیخ مکہ عبداللہ یافعی اور دیگر مشائخ نے مجھ سے کہا کہ سرزمین عراق کے شہر شوکارہ میں شیخ الشیوخ کے ایک خلیفہ رہتے ہیں، بہت بوڑھے، شرف الدین محمود شاہ تسری۔ ان سے ملو۔ چنانچہ وہاں کے سفر پر میں سرزمین عراق پہنچا تو شوکارہ شہر میں اس بزرگ سے ملا جو شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے۔ جس دن میں نے ان سے ملاقات کی ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی، جامع مسجد میں وہ لاشعری ٹیک کر پیدل چلتے تھے۔ میں نے مکمل عوارف ان سے پڑھی، اس طرح (میرے اور عوارف کے) مصنف شیخ الشیوخ کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے۔ (۱۸)

مخدوم جمانیاں کہتے ہیں کہ میں نے عوارف شیخ مدینہ عبداللہ مطری سے اس نسخے سے پڑھی جو انہوں نے مصنف یعنی شیخ الشیوخ سے پڑھا تھا۔ اس کے بعد شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وفات کے وقت (م ۷۶۵ھ) وصیت کی کہ عوارف کا یہ نسخہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی (م ۷۶۸ھ) کو پہنچا دیا جائے اور شیخ یافعی نے کہا کہ یہ نسخہ سید جلال الدین کو پہنچایا جائے۔ پس شیخ مکہ عبداللہ یافعی نے عوارف کا وہ نسخہ ایک حاجی کے ذریعے (ہندوستان) بھیجا اور اس نے مجھے پہنچایا۔ اب وہ نسخہ میرے بیٹے محمود کے پاس ہے جو وہ کسی کو نہیں دیتا۔ یہ نسخہ بے حد صحیح اور مقبول ہے۔ اس میں نہ کسی ہے نہ زیادتی۔ (۱۹) مخدوم جمانیاں نے اپنے ملفوظات میں متعدد بار شیخ عبداللہ مطری کے ہاں ایک سال تک عوارف پڑھنے کا ذکر کیا ہے (دیکھئے صفحات ۳۳-۳۱۹)۔

مخدوم جمانیاں خود بھی اچھ میں عوارف کا درس دیتے تھے اور اس کی تشریح قرآن و حدیث کی روشنی میں کی جاتی تھی۔ ایک دفعہ کچھ شرفائے عراق ان کی خدمت میں اچھ آئے تو مخدوم نے ان کی خدمت کی اور فرمایا تم کو دونوں ذوق حاصل ہو گئے، ذوق معنوی تو یہ کہ

تم نے عوارف کا سبق سنا اور ذوق صوری یہ کہ تم نے شیرینی کھائی۔ (۲۰)

مخدوم جہانیاں کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ اچ کی عورتیں بھی عوارف کا درس لیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ مخدوم نے اپنے مریدوں کو اچ میں رہنے والی ایک معاصر عالمہ عورت کی حکایت بیان کی جس نے مخدوم جہانیاں کی اہلیہ سے عوارف پڑھی تھی۔ (۲۱)

نظام الدین لولیا بدایوانی

ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت نظام الدین لولیا (۶۳۴-۷۲۵ھ) نے عوارف کے پہلے پانچ ابواب کا سبق حضرت گنج شکر سے لیا تھا۔ ضیاء الدین برنی نے تاریخ فیروز شاہی میں ان کتبوں کا ذکر کیا ہے، جنہیں پڑھنے کی تلقین حضرت نظام الدین لولیا اپنے ہاں آنے والے اشراف، اکلہ اور طالب علموں کو کیا کرتے تھے۔ ان میں عوارف بھی شامل تھی۔ برنی کا کہنا ہے کہ جو طلباء اور اشراف و اکلہ شیخ کی خدمت میں آتے تھے، ان میں کتب سلوک اور احکام طریقت پر رسائل پڑھنے کی بہتر رغبت پائی جاتی تھی۔ قوت القلوب، احیاء العلوم، ترجمہ احیاء العلوم، عوارف، کشف الحجب، شرح تعرف، رسالۃ تفسیری، مرصاد العباد، مکتوبات عین القضاة، لوائح و لواحق قاضی حمید الدین ناگوری اور فوائد الفوائد امیر حسن (شیخ کے ملفوظات کی وجہ سے) کے بہت سے خریدار پیدا ہو گئے تھے اور لوگ کتب فروشوں سے زیادہ تر سلوک اور حقائق کی کتبوں کا پوچھتے تھے۔ (۲۲)

عوارف کے دو معاصر نسخے برصغیر میں

ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ شیخ مدینہ عبداللہ مطری کی وصیت کے مطابق عوارف کا نسخہ مصنف مخدوم جہانیاں کے لئے ہندوستان بھیجا گیا۔ ایک اور اہم نسخہ شیخ حامد بن فضل اللہ جمالی دہلوی سروردی (م ۹۴۲ھ) بلاد عرب سے ہندوستان لائے تھے۔ جب جمالی ۸۹۷ھ سے ۹۰۱ھ تک بلاد اسلامیہ اور حجاز کے سفر پر تھے تو بغداد میں شیخ الشیوخ کے ایک خلیفہ شیخ شہاب الدین احمد نے عوارف کا ایک ایسا نسخہ جمالی کو عطاء کیا جو شیخ الشیوخ کی نظر سے گذر چکا تھا۔ یہ نسخہ جمالی کے ذاتی کتب خانے کی زینت بنا۔ (۲۳) جمالی جب اس سفر سے واپسی پر

لمکان پہنچا تو یہاں الدین زکریا کے مزار پر گیا۔ وہاں اس کی ملاقات مولانا کمال الدین اہلی سے ہوئی جنہیں عوارف کا بیشتر حصہ زبانی یاد تھا۔ (۲۳)

عوارف کی شروح

سید صدر الدین ابو الفتح محمد دہلوی المعروف گیسودراز، مدہ نواز (۷۲۰-۵۸۲۵) نے عوارف پر حاشیہ لکھا۔ (۲۵) علی بن احمد المعروف مخدوم علی مہاشی (۷۷۶-۵۸۳۵) نے عوارف کی شرح الزوارف کے نام سے تحریر کی۔ (۲۶)

حواشی

- ۱- عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، دیوبند، بلا تاریخ، ص ۳۶
- ۲- خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت، اسلام آباد، جلد ۱، ۱۳۹۶ھ، ص ۱۷۹
- ۳- ولی اللہ محدث دہلوی، اعجاز فی سلاسل اولیاء اللہ، دہلی، ۱۳۱۱ھ، ص ۹۔ ”بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین طرق است در عرب و ہندوستان و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سندھ“
- ۴- امیر حسن علا بگری، فوائد القواد (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی)، بہ تصحیح محمد لطیف ملک، لاہور، ۱۹۶۶ء، ص ۱۷، حامد بن فضل اللہ جمالی، سیر العارفین، اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۱۳۷-۱۳۸، شمیم محمود زیدی، احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی و خلاصۃ العارفین، راولپنڈی، ۱۹۷۳ء، ص ۱۵۸-۱۵۹
- ۵- امیر حسن علا بگری، ص ۷۱، ”چون بہاء الدین بہ ہندوستان آمد باز عزیمت کرد کہ بخدمت شیخ رود۔ چون روان شد شیخ جلال الدین تبریزی از پیش پیامد۔ شیخ بہاء الدین را بلزگردانید۔ گفت کہ فرمان شیخ الشیوخ ہم چنین است کہ بلزگردی“
- ۶- امیر حسن علا بگری، ص ۱۳۷-۱۳۸۔ حامد بن فضل اللہ جمالی، ص ۱۳۵، ۱۳۷، عبدالرحمان جامی، محبت الانس، بہ تصحیح محمود علی، تہران، ۱۳۷۰ش، ص ۵۰۳-۵۰۵
- ۷- عبدالرحیم الاسوی (جمال الدین)، طبقات الشافعیہ، بیروت، ۱۳۰۷ھ، جلد ۱، ص ۳۳۲
- ۸- حامد بن فضل اللہ جمالی، ص ۱۳۳-۱۳۵

۹۔ اس اجازت نامے کا عربی متن ہم نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی کتاب الفتوحات المکیہ و الفيوضات المدنیہ کے صفحہ ۱۰۳ سے نقل کیا ہے جس کا واحد قلمی نسخہ میر ابو الخیر عبداللہ جان نقشبندی مدظلہ العالی کے ذاتی کتب خانہ واقع دربار عالیہ مرشد آباد، پشاور پاکستان میں محفوظ ہے۔ یہ کتاب محدث دہلوی کی ان تحریروں پر مشتمل ہے جو شیخ نے ۱۹۹۹ء میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کے دوران نقل کی تھی۔ البتہ کچھ تحریریں ہندوستان سے حجاز جاتے ہوئے راستے میں نقل کیں اور بعض اقتباسات حجاز سے ہندوستان واپس پہنچ کر لیے۔ اس کتاب میں شیخ الشیوخ کی کچھ اور تحریریں بھی نقل ہوئی ہیں۔ جیسے شیخ الشیوخ کا امام فخر الدین رازی کے نام خط (صفحہ ۱۰۱)، شیخ محدث دہلوی کی اس کتاب کے مندرجات کی تکمیل کے لئے ملاحظہ ہو: عارف نوشاہی، ”شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ایک نایاب مجموعہ تحریرات“، فکر و نظر، اسلام آباد، صفر۔ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / جولائی۔ ستمبر ۱۹۹۳ء، صفحات ۷۵-۸۷۔

۱۰۔ نذیر احمد، فکر و نظر، علی گڑھ، جولائی ۱۹۳۳ء

Nazir Ahmad, Indo-Iranica, Calcutta, December, 1972.

۱۱۔ علاء الدین علی حسینی، خلاصۃ الالفاظ جامع العلوم (ملفوظات مخدوم جہانیاں جماعت)، بہ صبح غلام سرور، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء، ص ۲۹۔

۱۲۔ حامد بن فضل اللہ جمالی، ص ۲۰۵

۱۳۔ یہ روایت شیخ نظام الدین لولہیاء کے ایک ملفوظ پر مبنی ہے جو فوائد القواد، صفحات ۱۲۷-۱۲۸ میں درج ہوا ہے۔ ملفوظ یہ ہے: ”چہ بیان بود کہ ایشان (گنج شکر) می کرد۔ آن چنان خود ہرگز از کسی دیگر نیاید۔ بارہا در ذوق بیان ایشان مردم چنان فرو می شد کہ تمنا برده شدی اگر همین زمان مردم بمیرد نیکو باشد۔ چون این کتاب (عوارف) بہ خدمت شیخ (گنج شکر) آوردند همان روز پسری متولد شد او را شہاب الدین لقب فرمود۔“

۱۴۔ میر خرد کرمانی، سیر الاولیاء، اسلام آباد، ۱۹۷۸ء، ص ۲۶۰-۲۵۹

۱۵۔ رکن الدین کاشانی، شمائل الاتقیاء، حیدرآباد دکن، ۱۳۳۷ھ، ص ۶

۱۶۔ محمد ایوب قادری، مخدوم جہانیاں جماعت، کراچی، ۱۹۶۳ء، ص ۹۱

۱۷۔ ایضاً، ص ۳۳۸

۱۸- علاء الدین علی قریشی، م ۳۲۲: "پس وداع کردم. شیخ مدینه عبدالله مطری و شیخ مکه عبدالله یافعی و مشائخ دیگر نیز دعاگو را گفتند در زمین عراق به شهر شوکاره خلیفه شیخ الشیوخ مانده است. شیخ معمر شرف الدین محمود شاه تستری - او را درباب - پس دعا گو بازگشت. هم چنین به زمین عراق رسیدیم - در شوکاره نام شهری، آن بزرگ را دریافتیم. خلیفه شیخ الشیوخ بود - آن روز که دریافتیم صد و سی و دو ساله بود. به مسجد جامع عصا به دست گرفته پیاده رفتی. دعا گو عوارف پیش او تمام گذاشت، به يك واسطه میان مصنف شیخ الشیوخ - یکی مضمون کتب کے صفحہ ۳۶۹ اور ۳۸۷ پر بھی آیا ہے۔

۱۹- علاء الدین علی قریشی، م ۳۳۱-۳۳۲ "دعاگو عوارف را پیش شیخ مدینه عبدالله مطری خوانده ام. از اصل نسخه که پیش مصنف یعنی شیخ الشیوخ گذاشته است. بعد ازان شیخ مدینه عبدالله مطری در وقت وفات وصیت کرد که این کتاب عوارف را بر شیخ مکه عبدالله یافعی رسانند و او گفت این عوارف را بر سید جلال الدین رسانند پس شیخ مکه عبدالله یافعی آن عوارف بدست حاجی فرستاد و او به دعاگو رسانید آن نسخه بر فرزندم محمود است. کسی را نمی دهد. این نسخه سخت موجه است. هیچ چیز در و کم و زیاد نیست۔"

۲۰- محمد ایوب قادری، م ۱۶۳-۱۶۶

۲۱- علاء الدین علی قریشی، م ۳۵

۲۲- برنی، تاریخ فیروز شاہی، م ۳۳۶: و رغبت بیشتری متعلمان و اشراف و اکابر که بخدمت شیخ پیوسته بودند در مطالعه کتب سلوک و صحائف احکام طریقت مشاہدہ می شد و کتاب قوت القلوب و احیاء العلوم و ترجمہ احیاء العلوم و عوارف و کشف المحجوب و شرح تعرف و رسالہ قشیری و مرصاد العباد و مکتوبات عین القضاة و لوائح و لواحق قاضی حمید الدین ناگوری و فوائد الفواد امیر حسن بواسطہ ملفوظات شیخ خریداران بسیار پیدا آمدند و مردمان بیشتر از کتابیان از کتب سلوک و حقایق باز پرس کردند "حوالہ خلیق احمد ظہای، م ۳۰۳۔"

۲۳- حامد بن فضل اللہ جمالی دہلوی، سیر العارفین، مخلوط کتب خانہ سنج خش، اسلام آباد، نمبر ۳۷۶۵ م ۲۶: حضرت شیخ شہاب الدین احمد نسخه عوارف که از نظر مبارک حضرت سلطان المشائخ شیخ الشیوخ گذشته بود مرا عطا فرموده و الان آن نسخه در کتاب

﴿۱۲۲﴾

خانہ ضعیف هست“ (بذیل احوال بہاء الدین زکریا ملتانی)۔

۲۳۔ ایضاً ، ص ۵۲-۵۳: ” مولانا کمال الدین اپنی۔۔۔ عوارف المعارف در اکثر جاہا از برداشتی۔“

۲۵۔ ظلیق احمد نظامی، ص ۲۶۱

۲۶۔ اس عربی شرح کے قلمی نسخے ہندوستان کے تینوں بڑے کتب خانوں یعنی خدا بخش (پٹنہ)، رضا (رام پور) اور آصفیہ (حیدر آباد) میں موجود ہیں۔

